اوّل : (عبداللہ بن خطل) یہ پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل بنا کر صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک غلام اور ایک انصاری ساتھ تھے ایک منزل پر پہنچکر ابن خطل نے غلام کو کھانا تیار کرنے کے لئے کہا، غلام کسی وجہ سے سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو ابن خطل نے دیکھا کہ اس نے ابھی تک کھانا تیار نہیں کیا غصہ میں آکر اس غلام کو قتل کر ڈالا بعد میں خیال آیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مجھکو اس کے قصاص میں قتل کریں گے مرتد ہو کر مکہ چلا آیا اور مشرکین میں جا ملا اور صدقات کے اونٹ بھی ساتھ لے گیا۔ آپ کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور باندیوں کو ان اشعار کے گانے کا حکم دیتا، پس اس کے تین جرم تھے۔ ایک خونِ ناحق۔ دوسرا مرتد ہو جانا۔ تیسرا جرم یہ کہ آپ کی ہجو میں شعر کہنا۔ ابن خطل فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ کے پردوں سے جا کر لپٹ گیا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ ابنِ خطل بیت اللہ کے پردہ کو پکڑے ہوئے ہے آپ نے فرمایا وہیں قتل کر ڈالو چنانچہ ابو برزہ اسلمی اور سعد بن حریث نے وہیں جا کر قتل کیا۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی گردن اڑائی گئی۔

(الصارم المسلول ص۱۳۳ و زرقانی ص۳۱۳ ج ۲)

دوم وسوم : قرتنیٰ اور قُریبَہ۔ یہ دونوں ابن خطل کی لونڈیاں تھیں شب و روز آپ کی ہجو گاتی رہتی تھیں۔ مشرکین مکہ کسی مجلس جمع ہوتے تو شراب کا دور چلتا اور یہ دونوں آپ کی ہجو میں اشعار پڑھتی اور گاتی اور بجاتی۔ ایک ان میں سے ماری گئی اور دوسری نے امن کی درخواست کی اس کو امن دے دیا گیا۔ حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی۔ [1]

چہارم : (سارہ) بنی المطلب میں سے کسی کی باندی تھی۔ یہ بھی آپ کی ہجو گایا کرتی تھی بعض کہتے ہیں کہ قتل کی گئی اور بعض کہتے ہیں کہ اسلام لے آئی اور حضرت عمر کے زمانۂ خلافت تک زندہ رہی اور یہی وہ عورت تھی کہ جو حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے کر مکہ جا رہی تھی۔

پنجم : (حُوَیرِث بن نقید) یہ شاعر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا۔ اس لئے اس کا خون ہدر ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کو قتل کیا۔ [2]

---

[1] الصارم المسلول ص: ۱۲۶ ۔ [2] زرقانی ج ۲، ص: ۳۱۵

ششم: (مقیس بن صبابہ) یہ پہلے مسلمان ہوگیا تھا۔ غزوۂ ذی قعد میں ایک انصاری نے اس کے بھائی ہشام کو دشمنوں میں سے سمجھ کر غلطی سے قتل کر دیا۔ آں حضرت صلی علیہ وسلّم نے دیت دلانے کا حکم دیا۔ مقیس نے دیت لینے کے بعد انصاری کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر مکہ چلا گیا۔ فتح مکہ کے دن آپ نے اس کا خون مُباح کیا۔ غیلہ۔ عبداللہ لیثی نے اس کو قتل کیا۔ [۱]

مقیس بن صبابہ۔ بازار میں جاتا ہوا گرفتار ہوا مارا گیا [۲]

ہفتم: (عبداللہ بن سعد بن ابی سرح) یہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے کاتب الوحی تھے، مرتد ہو کر کفار سے جا ملے۔ عثمان غنی رض کے رضاعی بھائی تھے فتح مکہ کے دن جان بچانے کی خاطر چھپ گئے۔ حضرت عثمان ان کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اس وقت لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ، عبداللہ حاضر ہے اس سے بھی بیعت لے لیجیے۔ آپ نے کچھ دیر سکوت فرمایا۔ بالآخر جب حضرت عثمان نے آپ سے کئی بار درخواست کی تو آپ نے ابن ابی سرح سے بیعت لے لی اور اسلام قبول فرمایا۔ اس طرح اُن کی جان بخشی ہوئی بعد میں صحابہ سے فرمایا کہ تم میں کوئی سمجھدار نہ تھا کہ جب میں نے عبداللہ کی بیعت سے ہاتھ روک لیا تھا، اٹھ کر اس کو قتل کر ڈالتا۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس وقت کوئی اشارہ کیوں نہ فرمایا۔ آپ نے کہا نبی کے لئے اشارہ بازی زیبا نہیں۔

اس مرتبہ عبداللہ بن ابی سرح نہایت سچائی کے ساتھ اسلام لائے اور کوئی بات بعد میں ظاہر نہیں ہوئی۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں مصر وغیرہ کے والی اور حاکم رہے اور حضرت عثمان غنی کے زمانہ خلافت ۲۶ھ یا ۲۷ھ میں افریقہ کی فتح کا سہرا انھیں کے سر رہا اور مال غنیمت جب تقسیم ہوا تو ایک ایک شخص کے حصہ میں تین ہزار دینار آئے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد فتنوں سے بالکل علیحدہ رہے، حضرت علی اور حضرت معاویہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بھی بیعت

---

[۱] فتح الباری، ج: ۸، ص: ۹۱

[۲] البدایۃ والنہایۃ، ج: ۴، ص: ۲۹۸ -

نہیں کی حضرت معاویہ کی اخیر زمانہ امارت میں عسقلان میں وفات پائی وفات کا عجیب واقعہ ہے
ایک روز صبح کو اٹھے اور یہ دعا مانگی۔

اللّٰهم اجعل آخر عملی الصبح — اے اللہ میرا آخری عمل صبح کے وقت ہو۔

وضوکی اور نماز پڑھائی، دائیں جانب سلام پھیر کر بائیں جانب سلام پھیرنا چاہتے تھے کہ
شہباز عالم بالا کو پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ [1]

ہشتم: عکرمہ بن ابی جہل، یہ بھی انھیں لوگوں میں سے تھے کہ جن کا خون فتح مکہ کے دن
آپ نے مباح کیا تھا۔ عکرمہ ابو جہل کے فرزند تھے، باپ کی طرح یہ بھی آپ کے شدید ترین دشمن
تھے۔ فتح مکہ کے بعد بھاگ کر یمن چلے گئے، عکرمہ کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام اسلام
لے آئیں اور بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے شوہر کے لئے امن کی درخواست کی رحمتِ عالم اور
عفو مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزند ابی جہل کے لئے امان کی درخواست کو فوراً منظور فرمالیا۔

عکرمہ بھاگ کر یمن کے ساحل پر پہنچے کشتی پر سوار ہو گئے کشتی کا چلنا تھا کہ تند ہواؤں نے
آکر کشتی کو گھیر لیا۔ عکرمہ نے لات اور عزّیٰ کو مدد کے لئے پکارا کشتی والوں نے کہا اس وقت
لات اور عزّیٰ کچھ کام نہ دیں گے۔ ایک خدا کو پکارو۔ عکرمہ نے کہا اگر خدا کی قسم اگر دریا میں کوئی چیز
خدا کے سوا کام نہیں آسکتی تو سمجھ کہ خشکی میں بھی سوائے خدا کے کوئی چیز کام نہیں آسکتی اسی وقت سچے
دل سے خدا کے ساتھ یہ عہد کر لیا۔

اللّٰهم لك عهد ان عافيتنى مما انا فيه ان آتى محمدا حتى اضع يدى فى يده فلاجدنه عفوا غفورا كريما۔

اے اللہ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر تو نے اس پریشانی سے نجات بخشی تو ضرور محمد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیدوں گا اور یقیناً ان کو بڑا معاف کرنے والا درگزر کرنے والا اور مہربان پاؤں گا۔

(رواہ ابو داؤد والنسائی)

---

[1] الاصابہ، ج: ۲، ص: ۳۱۶، زرقانی ج ۲، ص: ۳۱۳

ادھر سے عکرمہ کی بیوی ام حکیم پہنچ گئیں اور کہا،

یا ابن عم جئتك من عند ابر الناس	اے ابن عم میں سب سے زیادہ نیکوکار اور سب سے زیادہ
وَ اوصل الناس وخیر الناس لا تهلك	صلہ رحمی کرنے والے اور سب میں بہتر شخص کے پاس
نفسكَ انی قد استأمنت لك رسول	آئی ہوں تو اپنے آپ کو ہلاکت مت کر میں نے تیرے
الله صلی الله علیه وسلم	لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امان حاصل کیا ہے۔

یہ سن کر عکرمہ ام حکیم کے ساتھ ہو لیا۔ راستہ میں مباشرت کا ارادہ کیا۔ ام حکیم نے کہا ابھی تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں عکرمہ نے کہا کس بڑی شئی نے تجھکو روکا ہے اور یہ کہہ کر مکہ کا قصد کیا اور

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عکرمہ کے پہنچنے سے پہلے ہی صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا،

یاتیکم عکرمة مومنا فلا تسبوا	عکرمہ مؤمن ہو کر آرہا ہے لہٰذا اس کے باپ کو برا
اباه فان سب المیت یؤذی الحی	نہ کہنا مردہ کو برا کہنے سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے۔

عکرمہ آپ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور بیوی ساتھ تھی وہ نقاب ڈالے ہوئے ایک طرف کھڑی ہو گئی اور عرض کیا کہ یہ میری بیوی حاضر ہے اس نے مجھکو خبر دی ہے کہ آپ نے مجھکو امان دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا تجھکو امان ہے۔ عکرمہ نے کہا آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس امر کی شہادت دو کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس کے علاوہ اور چند خصال اسلام کی تلقین فرمائی۔ عکرمہ نے کہا:

قد کنت الا الی خیر و امر حسن جمیل	بے شک آپ نے خیر اور محسن اور پسندیدہ امر ہی کی طرف
قد کنت فینا یا رسول الله قبل ان	دعوت دی ہے اور یا رسول اللہ اس دعوت حق سے
تدعونا وانت اصدقنا حدیثا وابرنا	پیشتر بھی آپ ہم میں سب سے زیادہ سچے اور نیکوکار تھے۔

اور اس کے بعد کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

کلمہ شہادت کے بعد عکرمہ نے کہا کہ میں اللہ کو اور تمام حاضرین کو گواہ بناتا ہوں کہ میں مسلمان اور

مجاہد اور مہاجر ہوں ۔[۱]

اور یا رسول اللہ آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں ۔ آپ نے عکرمہ کے لئے دعا مغفرت فرمائی ، عکرمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ۔ قسم ہے خداوند ذوالجلال کی جو خرچ میں نے خدا کی راہ سے روکنے کے لئے کیا اب میں خدا کی راہ میں بلانے کے لئے اس سے دو چند خرچ کروں گا ۔ اور جس قدر قتال خدا اور اس کے رسول کے خلاف میں کیا ہے اس سے دو چند قتال خداوند ذوالجلال کی راہ میں کروں گا اور جس جس مقام پر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا ہے اس اس مقام پر جا کر لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤں گا چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب مرتدین کے مقابلہ کے لئے لشکر روانہ کئے تو ان میں ایک لشکر کے سردار عکرمہ تھے الغرض باقی ساری عمر خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے جہاد اور قتال میں گزاری ۔ صدیق اکبر کے زمانۂ خلافت میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے جسم پر تیر اور تلوار کے ستر سے زیادہ زخم تھے ۔[۲]

ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار یہ فرمایا کہ میں نے خواب میں ابو جہل کے لئے جنت میں ایک خوشہ دیکھا ۔ جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو آپ نے ام سلمہ سے فرمایا اس خواب کی تعبیر یہ ہے (اصابہ ترجمہ عکرمہ)

عکرمہ کے مسلمان ہونے کے بعد یہ حالت تھی کہ جب تلاوت کے لئے بیٹھتے اور قرآن کریم کو کھولتے تو روتے اور غشی کی کیفیت ہوتی اور بار بار یہ کہتے هذا كلام ربي یہ میرے پروردگار کا کلام ہے یہ میرے پروردگار کا کلام ہے ۔[۳]

ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ میں عکرمہ کے ہاتھ سے ایک مسلمان شہید ہوا جب آپ کو یہ خبر دی گئی تو مسکرائے اور فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں ہی جنت میں ہیں ۔[۴]

اشارہ اس طرف تھا کہ عکرمہ فی الحال اگرچہ کافر ہیں لیکن عنقریب اسلام میں داخل ہوں گے ۔

---

[۱] ۔ زرقانی ج : ۲ ، ص : ۳۱۴ ۔ [۲] ۔ الاستیعاب لابن عبدالبر ، ج : ۳ ، ص : ۱۴۸
[۳] ۔ احیاء علوم الدین ، ج : ۱ ، ص : ۲۵۳ ۔ [۴] ۔ مدارج النبوت ، ج : ۲ ، ص : ۳۹۳

نہم: (ہبار بن الاسود) اس کا جرم یہ تھا کہ مسلمانوں کو بہت ایذائیں پہنچاتا تھا۔ آپ کی صاحب زادی حضرت زینب زوجۂ ابوالعاص بن ربیع جب ہجرت کرکے مکہ سے مدینہ جارہی تھیں تو ہبار بن اسود نے مع چند اوباشوں کے جاکر راستہ میں حضرت زینب کے ایک نیزہ مارا جس سے وہ ایک پتھر پر گر پڑیں۔ حاملہ تھیں، حمل ساقط ہوگیا اور اسی بیماری میں انتقال فرمایا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

فتح مکہ کے دن آپ نے ہبار کا خون مباح فرمایا تھا۔ جب آپ جعرانہ سے واپس ہوئے تو ہبار حاضر خدمت ہوئے اور آکر آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہبار بن اسود ہے، آپ نے فرمایا میں نے دیکھ لیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے ہبار کی طرف اٹھنے کا قصد کیا تو آپ نے اشارہ سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ ہبار بن اسود نے کھڑے ہوکر عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ — سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَدْ هربت منك في البلاد واردت اللحاق بالاعاجم ثم ذكرت عائدتك وصلتك وصفحك عمن جهل عليك وكنا يا نبي الله اهل شرك فهدانا الله بك وانقذنا من الهلكة فاصفح عن جهلي وعما كان يبلغك عني فاني مقر بسوء فعلي معترف بذنبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عنك وقد احسن الله اليك اذ هداك للاسلام والاسلام يجب ما قبله [1]

دہم: (وحشی بن حرب) قاتل سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جس کا مفصل قصہ غزوۂ احد کے بیان میں گزر چکا ہے) بھاگ کر طائف پہنچے اور پھر وہاں سے مدینہ منورہ حاضر خدمت ہوکر اسلام قبول کیا اور قصور کی معافی چاہی۔

اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مسیلمہ کذاب کے مقابلے کے لیے لشکر روانہ

---

[1] الاصابہ، ج: ۲، ص: ۵۹۵

کیا تو ان میں وحشی بھی تھے، جس حربہ سے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا وہ ساتھ تھا اسی حربہ سے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم اور یہ کہا کرتے تھے کہ اسی حربہ سے خیر الناس کو قتل کیا ہے اور اسی حربہ سے شر الناس کو قتل کیا ہے۔ (استیعاب لابن عبدالبر ترجمہ وحشی بن حرب) ؎۱

یازدہم: (کعب بن زہیر) مشہور شاعر ہیں، آپ کی ہجو میں اشعار کہا کرتے تھے۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ بھی انھیں لوگوں میں سے ہیں۔ جن کا خون آپ نے فتح مکہ کے دن ہدر کیا تھا یہ مکہ سے بھاگ گئے تھے۔ بعد میں مدینہ منورہ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور آپ کی مدح میں قصیدہ کہا جو بانت سعاد کے نام سے مشہور ہے۔ ؎۲

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر عنایت فرمائی

دوازدہم: (حارث بن طلاطل) یہ شخص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا۔ فتح مکہ کے دن حضرت علی نے اس کو قتل کیا۔ ؎۳

سیزدہم: (عبداللہ بن زبعری) یہ بڑے زبردست شاعر تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو اور مذمت میں شعر کہا کرتے تھے۔ سعد بن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ابن زبعری کے قتل کا حکم دیا۔ یہ بھاگ کر نجران چلے گئے، بعد میں تائب ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے اور معذرت میں اشعار کہے ؎۴

يا رسول المليك إنّ لساني   راتقٌ ما فتقتُ إذْ أنا بورُ

اے اللہ کے رسول میری زبان اس نقصان کا جبر کردیگی جو میں نے اپنی ہلاکت اور گمراہی کے زمانہ میں پہنچایا ہے۔

آمنَ اللحمُ والعظام بربي   ثم قلبي الشّهيدُ أنتَ النذيرُ

میرا گوشت اور میری ہڈیاں پروردگار پر ایمان لے آئیں، پھر میرا دل شہادت دیتا ہے کہ آپ خدا کے بشیر و نذیر ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام)

؎۱۔ زرقانی، ج ۲، ص: ۲۱۶

؎۲۔ فتح الباری، ج ۸، ص: ۱۰۔ الاستیعاب ص: ۲۹۰

؎۳۔ فتح الباری، ج ۸، ص: ۱۰

؎۴۔ الصارم المسلول، ص: ۱۴۴

چہاردہم: (ہبیرۃ بن ابی وہب مخزومی) یہ بھی انھیں شعراء میں سے تھا جو آپ کی ہجو میں شعر کہا کرتے تھے فتح مکہ کے دن نجران کی طرف بھاگ نکلا اور وہیں کفر کی حالت میں مرا۔ (سیرۃ ابن ہشام اصابہ، ترجمہ ہند بنت ابی طالب جو ام ہانی کے کنیت سے مشہور ہیں ہبیرۃ بن ابی وہب کی بیوی تھیں)[۵۱]

پانزدہم: (ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان) یہ وہی ہندہ ہے کہ جس نے معرکہ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر نکال کر چبایا تھا۔ ہندہ بھی انھیں عورتوں میں داخل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن جن کے قتل کا حکم دیا تھا۔ ہندہ آں حضرت کو بہت ایذا دیتی تھی۔ ہندہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی اور اسلام قبول کیا۔ اور گھر جا کر تمام بتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور یہ کہا خدا کی قسم تمھاری ہی وجہ سے ہم دھوکہ میں رہے تھے[۵۲]

یہ پندرہ اشخاص ناقابل عفو مجرم تھے ان کا جرم نہایت سنگین تھا جس نے اپنے قصور کا اعتراف کیا اور تائب ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کو امن ملا۔ اور جو اپنی بغاوت اور سرکشی پر قائم رہا وہ قتل ہوا۔

اب ہم اس کے بعد۔ اُن چند معززین قریش کا ذکر کرتے ہیں کہ جو فتح مکہ کے موقع پر شرف باسلام ہوئے۔

اسلام ابی قحافہ

یعنی ابوبکر صدیق اکبرؓ کے باپ کے مسلمان ہونے کا واقعہ

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے کہ ابوبکر صدیقؓ اپنے بوڑھے باپ کو لئے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے بٹھلا دیا آپ نے فرمایا:

۵۱۔ سیرۃ ابن ہشام، و اصابہ، ج ۴، ص: ۳۲۵

۵۲۔ سیرۃ ابن ہشام، و اصابہ، ج ۴، ص: ۴۲۵